بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ / یکشنبہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۲۸ امان ۱۳۶۳ ہش ۲۸ مارچ ۱۹۸۴ء / نمبر ۷۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ امان / مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔
متلی اور بلڈ پریشر کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے کمزوری بہت ہے
احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینِ اسلام کے خدائی نور کی اپنی تمام قوت کے ساتھ حفاظت کیجئے

اس مقصد کیلئے صرف ذاتِ باری کو اپنا محور بنائیے وہی عزت و تکریم کا اصل منبع ہے

اسلام کے دائمی غلبہ کے حصول کی جدوجہد میں شکست کا تصور کبھی دل میں نہ آنے دیں

مجلس انصار اللہ سیرالیون کے پہلے تاریخی اجتماع کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

مکرم فضل الٰہی صاحب عارف مبلغ سلسلہ سیرالیون سے اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ سیرالیون کا پہلا تاریخی اجتماع ملک کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں مورخہ ۶ جنوری کو منعقد ہوا جس میں ملک بھر کے نمائندگان نے شرکت کی۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ تربیتی و تبلیغی امور کے علاوہ شوریٰ میں تبلیغی کام کو وسعت دینے کے لئے پروگرام بنائے گئے۔ ریڈیو سیرالیون کے نمائندہ نے چار انصار احباب کا انٹرویو لیا جو ریڈیو پر نشر ہوا۔ نیز جنرل سیکرٹری و ناظم اعلیٰ انصار اللہ صاحب کا تفصیلی انٹرویو مختلف زبانوں میں نشر ہوا جس میں جماعت کی مختلف تنظیموں انصار اللہ خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ اور اجتماعات کا تفصیلی ذکر کیا گیا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو پیغام بھجوائے جن کا ترجمہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

(۱) "اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو بابرکت بنائے۔ اسلام کے لئے نئی روحانی مملکتوں کی تسخیر جاری رکھئے۔ خدا کرے۔ امید امن اور محبت کے متلاشی انسان آپ کے زیر سایہ تسکین پائیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کے ساتھ ہر آن و ہر لحظہ نئی عظمتوں سے ہمکنار ہوتے رہیں۔"
(خلیفۃ المسیح)

نوٹ: یہ پیغام بذریعہ تار موصول ہوا دوسرا پیغام بذریعہ خط۔ جو درج ذیل ہے:۔

(۲) "میرے عزیز انصار بھائیو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنی مجلس کا سالانہ اجتماع جنوری ۱۹۸۴ء میں منعقد کر رہے ہیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس انصار کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
ان مقدس اصحاب نے اپنے اموال حتیٰ کہ عزیز جانیں بھی رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے نچھاور کر دیں اور اس راہ میں وہ ہمیشہ سرگرم رہے۔ اور انہیں اپنے قدم روکنے یا پیچھے ہٹانے کا لمحہ بھر خیال نہ آیا۔ اسلام کے دائمی غلبہ کے حصول کی جدوجہد میں واپسی یا شکست کا تصور بھی ایک لحظہ کے لئے آپ کے دل و دماغ سے گزر نہ پائے۔ اس راہ میں ہمیشہ کامل یقین اور عظیم الشان اعتماد و توکل کے ساتھ رواں دواں رہیئے۔
یہ یاد رہے کہ موجودہ نسل آپ سے اسلام کا نور حاصل کر کے دنیا کی آنے والی تمام نسلوں کو منور کرے گی۔ لہٰذا اس خدائی نور کی اپنی تمام قوت کے ساتھ حفاظت کیجئے۔ اور اسے خاص طور پر محبوب و مرغوب رکھئے محبت الٰہی کی یہ مقدس آگ ہمیشہ آپ کے قلوب میں زندہ رہے ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتی رہے۔
اس موقعہ پر میں آپ کو یہ بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ عزت و تکریم کا اصل منبع ہوئی کریم کی ذات ہے۔ پس اس مقصد کیلئے صرف ذاتِ باری کو اپنا محور بنائیے وہی رحیم اور مہربان آقا ہمارا وکیل۔ ولی اور کارساز ہے۔ ہمیشہ یاد رکھئے کہ دعا ہمارا مضبوط ترین ہتھیار ہے اور غلبہ اسلام کی راہ میں درپیش آنے والے تمام مجاہدات اس ناقابل شکست ہتھیار کے ذریعہ فتح مبین سے ہمکنار ہوں گے۔ پس دعا کی اہمیت اور ضرورت جتنی بھی واضح کی جائے کم ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو! آمین۔ والسلام
خاکسار مرزا طاہر احمد
(خلیفۃ المسیح الرابع)"
(وکالت تبشیر)

ربوہ: ۲۳ امان / مارچ۔ آج یہاں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔
حضور نے اپنے سابقہ خطبہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت حلیم پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو قرآن کریم پر غور کرنے کے سلسلہ میں ایک نیا اور اچھوتا نکتہ بتایا۔
حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر آتا ہے۔ ایک ادنیٰ نظر میں بعض جگہ ان صفات کے ذکر کرنے کا کوئی خاص محل دکھائی نہیں دیتا۔ جبکہ درحقیقت غور سے دیکھا جائے تو جہاں اللہ کی صفت کا بیان ہوتا ہے اس سے پہلے کے مضمون میں اسی صفت کا اظہار ہوتا ہے اور حقیقی غور و فکر سے اس صفت کے برمحل ذکر کا پتہ چل سکتا ہے۔
حضور انور نے اس نکتے کے مطابق تین آیات قرآنی کے تحت اللہ تعالیٰ کی صفت حلم پر روشنی ڈالی اور بڑے خوبصورت اور دلکش انداز میں قرآن کریم کی اس زبردست خوبی کو بیان فرمایا۔ بعد ازاں حضور نے ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس کے ذریعہ واضح فرمایا کہ حلیم وہ ہے جو غصے میں آ کر فیصلہ نہ کرے بلکہ صبر اور تحمل سے بات سنے اور ہوشیاری اور حکمت سے کام لے
حضور نے فرمایا۔ مومن صابر اور متوازن ہوتا ہے لیکن بزدل نہیں ہوتا۔ مومن کی خاموشی اور صبر سے کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ مومن کمزور یا بزدل ہے مومن کی بہادری یہ ہے کہ وہ ایک لمحے یا ایک سیکنڈ کے لئے بھی اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹتا۔ بلکہ تحمل اور صبر سے حیوانیت کا مقابلہ انسانیت کی سطح پر کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صبر اور حلم کا ایک واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا اگر احباب جماعت خدا کے رنگ سیکھ جائیں تو وہ ایسی عظیم الشان طاقت بن جائیں گے کہ اگر ساری کائنات بھی مٹ جائے تو احمدیت نہیں مٹے گی انشاء اللہ تعالیٰ!

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۸۳ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب (قسط دوم آخری)

معاشرہ کی حسین ترین جنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نازل ہوئی

آپ نے ہر آنے والی نسل کے لئے گھریلو زندگی کا بہترین نمونہ اپنے پیچھے چھوڑا

یہ وہ زندہ رہنے والے نمونے ہیں جو آج دنیا کی نظر سے اوجھل ہو چکے ہیں،

جہاں عورت کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلاتے ہیں وہاں اسکے حقوق ادا کرنا بھی سیکھیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور مطہر عائلی زندگی کا روح پرور تذکرہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔اے انچارج صیغہ رپورٹ نویسی ربوہ

حضرت عائشہؓ کا خصوصی مقام

حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے زیادہ پیار اور محبت کا سلوک حضرت عائشہؓ کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ذات السلاسل کے غزوہ پر جانے کا ارشاد فرمایا مجھے وہاں بطور امیر ثکر بھجوایا تھا۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا عائشہؓ میں نے عرض کی مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا اس کا باپ۔

(جامع الترمذی ابواب المناقب باب فی فضل عائشہ)

معلوم ہوتا ہے عمرو بن العاص چونکہ ایک ایسے محاذ جنگ پر جا رہے تھے جہاں امکان تھا کہ زندہ بچ کر نہیں آئیں گے اور شہید ہو جائیں گے تو پتہ نہیں کون سی تمنا لئے حاضر ہوئے تھے کہ کس کا نام حضور لیں گے۔ شاید ان کے دل کے کسی کونے میں ان کا یہ بھی خیال ہو کہ میرا بھی نام آجائے۔ پہلے عورتوں کا نام لیا گیا تو پھر عرض کی یا رسول اللہ! مردوں میں سے پوچھ رہا ہوں تو فرمایا مردوں میں سے عائشہ کا باپ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے جو پیار تھا وہ ایسا بے تکلف انسانی پیار ہے کہ آج کل کا کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ اتنا عظیم الشان انسان اتنی بے تکلفی سے اپنے گھر میں روزمرہ سلوک کر سکتا ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ تبوک اور خیبر سے واپس ہوئے تو گھر کے دروازہ پر پردہ لٹکا ہوا تھا۔ ہوا کے چلنے سے پردہ سرکا تو حضورؐ کی نظر حضرت عائشہؓ کی گڑیوں پر جا پڑی اس وقت وہ گڑیاں کھیلا کرتی تھیں۔ اُن گڑیوں کے درمیان ایک گھوڑا بھی تھا جس کے پر کپڑے کے بنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے دیکھا تو بڑی شفقت سے فرمایا۔ یہ گڑیوں کے درمیان تم نے کیا رکھا ہوا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی یہ گھوڑا ہے۔ فرمایا اس کے اوپر کیا لگا ہوا ہے۔ کہنے لگیں دو پر ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا کیا کبھی گھوڑوں کے بھی پر ہوتے ہیں۔ کہنے لگیں کیا آپؐ نے حضرت سلیمانؑ کے پر دار گھوڑوں کے بارے میں کچھ نہیں سن رکھا؟ اب دیکھیں کس طرح بے تکلفی سے پیار اور محبت کی باتیں گھروں میں ہوا کرتی تھیں۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ ساری کائنات کا سردار ہے جو اس طرح پیار اور بے تکلفی سے باتیں کر رہا ہے (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حبشی مسجد نبویؐ کے صحن میں برچھیوں سے کھیل رہے تھے تو حضورؐ نے میرے سامنے کھڑے ہو کر ستر کیا اور میں اس وقت تک کھیل دیکھتی رہی یہاں تک کہ خود تھک کر پیچھے ہٹ گئی۔

(بخاری کتاب النکاح باب حسن المعاشرۃ مع الاھل)

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیاں کھیل رہی تھیں۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو ساری سہیلیاں بھاگ گئیں (یہ اکثر ہوتا ہے کہ ایسے موقع پر چھوٹی چھوٹی بچیاں شرما کر بھاگ جایا کرتی ہیں) تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور لڑکیوں کو بلایا اور کہا اندر جاؤ اور عائشہ کے ساتھ گڑیاں کھیلو۔ (صحیح مسلم)

حضرت عائشہؓ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ دوڑ کا بھی مقابلہ کیا۔ اب یہ ایسی باتیں ہیں جو فرضی پیروں کے تصور میں بھی نہیں آسکتیں۔ خاتم الانبیاء سرور دو عالمؐ گھر میں ایسی بے تکلف زندگی گزار رہے ہیں کہ بیوی کہتی ہے میرے ساتھ دوڑ کے دکھائیں تو آپ دوڑ پڑتے ہیں اور دوڑ میں حضرت عائشہ آگے نکل گئیں۔ یہ شروع کا زمانہ تھا جب حضرت عائشہ کا بدن بہت ہلکا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس وقت ان کو دوڑ کا پھر چیلنج کیا جب ان کا جسم کچھ بھاری ہو گیا تھا اور پھر آپ آگے نکل گئے اور فرمایا عائشہ یہ اس کا بدلہ ہے جو تُو نے مجھے شکست دی تھی۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی السبق علی الرجل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عائشہؓ کو ترجیح دینے کی وجہ

حضرت عائشہؓ کی باری پر لوگ زیادہ تحفے بھیجتے تھے کیونکہ مشہور ہو گیا تھا کہ یہ بیوی زیادہ پیاری ہے اور لوگ سمجھتے تھے کہ اس وقت تحفہ جائے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ پسند فرمائیں گے۔ چنانچہ کچھ بیویوں نے مل کر اس مسئلہ پر غور کیا کہ اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی شکایت کریں اور حضور سے عرض کریں کہ وہ اعلان کر دیں کہ آئندہ سب باریوں میں برابر چیز بھیجا کرو۔ ایک دفعہ انہوں نے بات کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ پھر بات کی پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔ پھر تیسری دفعہ جب حضرت ام سلمہ نے کہا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے عائشہ کے بارہ میں تکلیف نہ دیا کرو۔ خدا کی قسم تم میں سے کسی کے بستر پر مجھے وحی نازل نہیں ہوئی مگر عائشہؓ کے بستر پر مجھ سے خدا کلام کرتا ہے۔ اس لئے تم کس طرح اس کی برابری کر سکتی ہو۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابہ باب فضل عائشہ)

گویا حضور کی ترجیحات بھی اللہ کی محبت کے نتیجہ میں تھیں۔ اور اللہ بھی آپ کے پیار پر نظر رکھتا تھا اور اس بستر کو وحی کا مورد بنا دیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کا بستر تھا۔

حضرت عائشہؓ اسی قسم کی ایک وحی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں یعنی ایک ایسا واقعہ بیان کرتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وحی کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے یہ ان وحیوں میں سے ایک تھی جو اس رات نازل ہوئی حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہ سے پوچھا کہ مجھے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی بات بتائیں جو آپ کو بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور ایک لمبے عرصہ تک روتی رہیں اور جواب نہ دے سکیں۔ پھر یہ فرمایا کہ آپؐ کی تو ہر بات عجیب تھی میں کس بات کا ذکر کروں اور کس کا نہ کروں۔ کہنے لگیں ایک رات میرے ہاں باری تھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور بستر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ آپ کی جلد میری جلد کو چھونے لگی۔ پھر فرمایا۔ اے عائشہ! کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گی کہ میں اپنے رب کی عبادت میں یہ رات گزار دوں۔ کتنا حیرت انگیز وجود ہے اور کیسا حیرت انگیز کلام ہے۔ رات کو اپنی بیوی کے بستر میں داخل ہوتے ہیں اور اس سے اجازت مانگتے ہیں کہ تمہارا حق ہے یہ باری تمہاری ہے لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں آج ساری رات اپنے رب کی عبادت کروں تو کیا تم مجھے اس کی اجازت دو گی۔ اس پر حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً مجھے تو آپؐ کا قرب پسند ہے اور مجھے آپ کی خوشنودی مقصود ہے میں آپ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں۔ اس پر حضور اٹھے اور گھر میں لٹکے ہوئے ایک مشکیزہ کی طرف گئے۔ وضو کیا اور پھر آپ نماز پڑھنے لگے اور قرآن کریم کا بعض حصہ تلاوت فرمایا اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپؐ کے آنسو دونوں کلوں پر بہہ آئے۔ پھر آپؐ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد اور تعریف کی اور پھر رونا شروع کر دیا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے دیکھا آپؐ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ رات گزر گئی اور صبح نماز کے وقت حضرت بلالؓ آپؐ نماز کے لئے بلانے آئے۔ اس وقت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حضرت بلالؓ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ رو رہے ہیں۔ کیا آپ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ کہ یا رسول اللہ! اللہ تو آپ کو معاف فرما چکا ہے مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ آپ کی پچھلی غلطیوں کو بھی اور آئندہ آنے والی امکانی غلطیوں کو بھی خدا نے معاف فرما دیا ہے آپ کیوں روتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اے بلال! کیا میں خدا تعالےٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ پھر فرمایا۔ میں کیوں نہ روؤں جب کہ مجھ پر آج رات یہ آیات نازل ہوئی ہیں

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ الخ [1]

یہ وہ آیات تھیں جو اسی رات نازل ہوئیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر میں داخل ہوئے ہیں تو اس وقت جبرائیل نازل ہوئے اور قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں اور یہ آیات آپ کے دل و دماغ پر ایسا غلبہ پا گئیں کہ ساری رات اللہ کی حمد میں روتے ہوئے گزار دی۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا میں مجھے تین چیزیں عزیز ہیں۔ عورت۔ خوشبو مگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے [2]

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عورت کے حسن کی وجہ سے اس کی نظافت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ اللہ تعالےٰ نے اسے مرد کی تسکین کے لئے پیدا کیا ہے۔ عورت سے بھی آپ کو پیار تھا۔ خوشبو سے بھی آپ کو بہت پیار تھا کیونکہ آپ بے حد لطیف مذاق رکھتے تھے لیکن سب سے بڑھ کر آپ کی لذت نماز میں تھی۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی گھر سے غیر حاضری

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے اپنے بستر پر نہ پایا یعنی باری آپ کی تھی لیکن آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر سے غائب تھے۔ میں نے سمجھا کہ آپ کسی زوجہ محترمہ کے پاس چلے گئے ہوں گے۔ میں نے پورے تجسس سے آپ کی تلاش شروع کی۔ چنانچہ باہر نکل کر میں نے دیکھا تو ایک جگہ آپ سجدہ کی حالت میں پڑے ہوئے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے کہ

سبحانک و بحمدک لا الٰہ الا انت

کہ اے اللہ تو پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔ میں نے عرض کی میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپ تو کسی اور حالت میں ہی نکلے۔ میں تو کچھ اور ہی سمجھتی تھی۔

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرۃ)

یہ تھے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے غائب ہونے کے واقعات آج بھی مرد غائب ہوتے ہیں۔ کتنے ہیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی پیروی میں اس بناء پر غائب ہوتے ہیں۔ بہت سے ہیں جو گھروں کے سکون برباد کر کے دنیا میں نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ راتیں اپنی بھی تباہ کرتے ہیں اپنی بیویوں کی راتیں بھی تباہ کرتے ہیں۔ گھر اجاڑ دیتے ہیں اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پھر بھی دم بھرتے ہیں اس مقدس رسول کی غلامی کا اگر دعوےٰ ہے تو وہ کر کے دکھاؤ جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے۔

حضرت ہشامؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار پڑے تو آپ باریاں بدلتے رہے۔ اور ہر گھر میں جا کر پوچھتے تھے کہ آج کس کی باری ہے۔ پھر جب آپؐ کو یہ بتایا گیا کہ آج عائشہ کی باری ہے تو وہیں رک گئے اور وہ آخری دفعہ تھی کہ آپؐ نے باری بدلی۔ پھر بیماری نے اجازت نہ دی کہ آپؐ کسی اور گھر جائیں۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل الصحابہ باب فضل عائشہؓ)

ایک دکھ کا اظہار

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ محسوس ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے خبر دے دی تھی کہ یہ آخری بیماری ہے تو ایک مرتبہ جب حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ اگر تو میرے سامنے مر گئی تو میں تم کو غسل دیتا اور میں خود تمہاری تجہیز و تکفین کرتا۔ عائشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ تو میری موت کی خوشی مناتے ہیں کہ جب میں مر جاؤں گی تو نئی بیوی لے آئیں گے۔ اس پر آنحضور

---

[1] تفسیر کشاف از علامہ زمخشری زیر آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

[2] نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء

ناراض نہیں ہوئے بلکہ بیماری کی حالت میں بھی ہنس پڑے
(بخاری کتاب المرضیٰ باب قول المریض انی وجع)

یہ جو واقعہ ہے بظاہر ایک چھوٹا سا واقعہ ہے اور تعجب انگیز بھی ہے۔ عام مرد اگر دل میں تمنا بھی رکھتے ہوں کہ بیوی مرجائے تو یہ بات نہیں کہہ سکتے۔ یہ صرف ایک صادق اور امین کا قول ہے۔ آپ جانتے تھے کہ عائشہ کو اس سے زیادہ پیاری اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی کہ میرے ہاتھوں سے رخصت ہو اس کامل یقین کے نتیجہ میں یہ قول دل سے نکلا ہے اور آپ جانتے تھے کہ وہ عورت واقعی خوش نصیب ہے جس کی میں تجہیز و تکفین کروں جس کو میں نہلاؤں۔ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے یہ ایک احسان تھا جو آپ ان پر نہ کرسکتے تھے۔ یہ دکھ کا احساس تھا جس کا آپؐ نے اظہار فرمایا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک موقعہ پر فرماتے ہیں کہ اگر تو نے خدا کی خاطر اس کی رضا کے لئے اپنے نفس کو کھانا کھلایا تو وہ بھی ایک گونہ عبادت اور نیکی ہے تو نے اگر اپنے بیٹے کو کھانا کھلایا خدا کی خاطر تو وہ بھی نیکی ہے۔ اور اگر تو نے اپنی بیوی کو کچھ کھلایا اور اس کے منہ میں لقمہ ڈالا اللہ کی رضا کی خاطر تو وہ بھی نیکی ہے۔

بیویوں کے نازک جذبات کا خیال

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا دستور بھی یہی تھا کہ گھر میں اپنی بیویوں کے نازک جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے اور نہایت لطیف رنگ میں ان کی دلجوئی فرماتے۔ ان پر شفقت کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض دفعہ مجھے چوسنے والی ہڈی دیتے اور میں اس کو چوستی تو پھر مجھ سے لے کر اسے اس جگہ سے چوستے جہاں پر میرا منہ لگا ہوتا تھا۔ آپ مجھے برتن دیتے تو میں اس سے پیتی۔ پھر حضور اسی جگہ سے برتن کو منہ لگا کر پیتے جہاں میرا منہ لگا ہوتا تھا۔
(مسند احمد بن حنبل الجزء السادس ص۲۴۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے کچھ دیر پہلے حضرت عبدالرحمٰن جو حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے تھے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپؐ حضرت عائشہؓ کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ مسواک کی طرف آپؐ نے نظر بھر کر دیکھا تو حضرت عائشہ سمجھ گئیں کہ آپؐ کو مسواک کی خواہش ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن سے انہوں نے مسواک لی۔ اپنے دانتوں سے اسے نرم کیا اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اسی طرح استعمال فرمایا۔ حضرت عائشہؓ بڑے فخر سے یہ کہا کرتی تھیں کہ تمام بیویوں میں مجھ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آخری وقت میں یہ میرا لعاب دہن تھا جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن میں مل گیا۔
(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

بیویوں کے درمیان انصاف

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گہری محبت کے باوجود بیویوں کے درمیان حیرت انگیز طور پر انصاف فرمایا کرتے تھے اور جہاں تک آپ کا بس چلتا تھا آپؐ نے کبھی بھی کسی بیوی سے فرق نہیں کیا۔ کسی بیوی کو کسی دوسری بیوی کی حق تلفی کی بھی اجازت نہیں دی۔ ایک روایت کے مطابق آپؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! یہ میری تقسیم اس دائرہ میں ہے جس میں مجھے اختیار ہے یعنی جہاں تک میرا بس چلتا ہے۔ میں اپنی تمام ازواج میں انصاف کا سلوک کرتا ہوں جو کچھ میری طاقت میں ہے وہ میں سب کے لئے برابر کرتا ہوں۔ مجھے اس کے متعلق ملامت نہ کرنا جس میں میرا کوئی بس اور اختیار نہیں یعنی دل کا جو معاملہ ہے وہ میرے قبضہ اور قدرت میں نہیں اے اللہ! دل کے جھکاؤ کی وجہ سے مجھے نامنصفوں میں شمار نہ کرنا
(ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء فی تسویۃ الضرائر)

کتنی باریک نظر ہے وہ جس کی پہلی غلطیاں اور کوتاہیاں بھی معاف تھیں جس کی آئندہ کوتاہیاں بھی معاف اگر کچھ تھیں۔ انصاف کے متعلق اتنا باریک احساس رکھتا تھا کہ خدا کے حضور عرض کیا کرتا تھا کہ جو کچھ میرے بس میں ہے وہ تو میں کر چکا لیکن دل کے معاملات بس کی بات نہیں۔ اس لئے اس بارہ میں مجھے انصاف نہ کرنے والوں میں نہ لکھ دینا۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت حضرت زینبؓ کے متعلق ہے۔ فرماتی ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رخصت کے دن قریب آئے تو حضور نے ایک مرتبہ یہ فرمایا کہ میری ازواج میں سے مجھ سے سب سے پہلی وہ ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ اس پر ہم بیویوں نے ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ناپنے شروع کئے کہ دیکھیں کس کے ہاتھ لمبے ہیں اور پہلے کون حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے گا لیکن وہ کہتی ہیں ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی آپ کی مراد یہ تھی کہ جو بنی نوع انسان کا زیادہ ہمدرد ہے جو زیادہ صدقہ و خیرات دیتا ہے وہی میرے پاس سب سے پہلے آئے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت زینبؓ جب فوت ہوئیں تو اس وقت خواتین مبارکہ اور صحابہؓ کو سمجھ آئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے مراد کیا تھی۔
(صحیح مسلم کتاب المناقب من فضائل زینب ام المومنات رضی اللہ عنہا)

اب یہاں بھی دیکھیں کہ نیکی پر ترجیح دی گئی ہے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں بنی نوع انسان کی ایسی محبت تھی ایسا پیار تھا کہ وفات کے بعد وہ پہلی بیوی جسے خدا نے حضور کے ساتھ ملا دیا۔ وہ وہی تھیں جو صدقہ و خیرات میں سب سے افضل تھیں۔

آپؐ کی بیویاں آپس میں مذاق بھی کر لیا کرتی تھیں اور مذاق کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر جس بیوی سے مذاق ہوتا تھا اس کو بچاتے بھی تھے اس کی دلداری بھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ دجال سے بہت ڈرا کرتی تھیں۔ اس قدر ڈرتی تھیں دجال سے کہ ایک موقعہ پر بعض ازواج نے مذاقاً کہہ دیا کہ دجال آرہا ہے جس پر دوڑ کر ایک خیمہ میں گھس گئیں اور پھر وہاں سے نکلی نہیں تو ازواج مطہرات ہنستی ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ یا رسول اللہ آج خوب تماشا ہوا ہے۔ سودہؓ دجال کے ڈر کے مارے فلاں خیمہ میں گھس گئی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود وہاں تشریف لے گئے اور دروازہ پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ دجال ابھی نہیں نکلا۔ یہ سنتے ہی حضرت سودہؓ بے اختیار باہر تشریف لائیں اور چونکہ وہ ایک ایسے کونے سے لگ کر کھڑی تھیں کہ جب باہر نکلیں تو ماتھے اور سر پر مکڑی کا جالا بھی لگا ہوا تھا۔
(اصابہ جلد ۸ صفحہ ۶۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو عبادت کیا کرتے تھے تو بعض بیویاں بھی ساتھ شامل ہو جایا کرتی تھیں بعضوں کو دوسروں سے زیادہ ہمت تھی بعض کمزور تھیں حضرت سودہؓ کی روایت ہے کہ مجھے بھی شوق آیا میں بھی ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو گئی آپؐ کے رکوع اور آپؐ کے سجدے اتنے لمبے تھے کہ مجھے یوں لگتا تھا کہ میری نکسیر پھوٹ جائے گی اس لئے میں دیر تک ناک پکڑے کھڑی رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب آپ نے یہ بتایا تو آپ مسکرا دیئے
(طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۷)

حضرت صفیہؓ کی دلداری کے واقعات

آپؐ کی ازواج مطہرات میں سے ایک حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں جو یہودی النسل تھیں۔ حضرت صفیہؓ کے ساتھ آپؐ کی شادی کا واقعہ بھی بڑا عجیب ہے۔ جب خیبر فتح ہوا تو دستور کے مطابق جب خیبر کے مرد زیر کر لیئے گئے یا قتل ہو گئے تو جو عورتیں جنگی قیدیوں کے طور پر ہاتھ آئیں ان کو بھی رواج کے مطابق تقسیم کیا گیا اور مختلف مسلمان خاندانوں کے سپرد کی گئیں ان میں حیی بن اخطب جو ایک یہودی قبیلے کا سردار تھا اس کی بیٹی صفیہ بھی تھیں۔ یہ سردار اسی دن قتل ہوا تھا۔ اس پر کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ غلطی سے حضرت صفیہ کو کسی عام آدمی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ وہ سردار کی بیٹی تھی اس لئے سردار کے گھر میں اسکو آنا چاہیئے تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو تسلیم فرما لیا اسی دن حضرت صفیہ آپؐ کی زوجہ مطہرہ بننے کا شرف حاصل کر گئیں۔

اتنی شدید وہ لڑائی تھی اور یہود کو مسلمانوں سے اتنی خوفناک نفرتیں تھیں کہ اس واقعہ پر بعض صحابہ بے چین اور بے قرار ہو گئے کہ صفیہ جس کا باپ آج قتل ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کوئی بدارادہ نہ رکھتی ہو۔ چنانچہ اس رات حضرت ابو ایوب انصاری ننگی تلوار لے کر ساری رات خیمے کے باہر کھڑے رہے کہ ذرا کوئی مشتبہ آواز آئے تو میں فوراً دوڑ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کروں۔ صبح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اے ابو ایوب تم میرے دروازہ پر کیوں رات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر کھڑے رہے تو اس وقت انہوں نے بتایا ——— لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سلوک تھا اور آپؐ کے اندر جو بے پناہ قوت جاذبہ پائی جاتی تھی اس کے نتیجہ میں ایک ہی رات میں حضرت صفیہ کی کایا پلٹ گئی۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے اتنا گہرا عشق ہو گیا کہ پھر کبھی کسی پرانے رشتہ دار کا خیال آپ کے دل میں نہیں آیا۔

اسی سفر میں ایک صحابی روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اونٹ کے پیچھے اپنی عبا کو پھیلا دیتے تھے اور اس پر حضرت صفیہ کو بٹھاتے تھے۔ اور جب سواری پر چڑھانا ہوتا تھا تو اپنا گھٹنا قدم رکھنے کے لئے پیش کیا کرتے تھے اور حضرت صفیہ اپنا پاؤں اس گھٹنے پر رکھ کر پھر سواری پر بیٹھتی تھیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

حضرت صفیہؓ کے متعلق حضرت عائشہؓ کی روایت یہ ہے کہ کھانا اتنا اچھا پکاتی تھیں کہ میں نے کبھی ایسا اچھا کھانا پکانے والی نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ حضرت صفیہؓ کی طرف سے حضرت عائشہؓ کی باری کے دوران کھانا تحفۃً بھجوایا گیا۔ حضرت عائشہ کو غیرت آئی اور جو لونڈی کھانا لے کر آئی تھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھانا گرا دیا تو وہ برتن ٹوٹ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کا بہت دکھ پہنچا۔ آپؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس ٹوٹے ہوئے برتن کو اکٹھا کر کے جوڑا اور پھر عائشہؓ سے فرمایا کہ اس کے ساتھ کا برتن لے تمہارے گھر تو لاؤ چنانچہ وہ برتن لایا گیا اور ٹوٹا ہوا برتن حضرت عائشہ کے سپرد کر دیا اور جو صحیح و سالم برتن تھا وہ حضرت صفیہ کو واپس بھجوایا گیا۔

(سنن النسائی کتاب عشرۃ النساء باب الغیرۃ)

ایک دفعہ سفر میں تھے حضرت صفیہؓ کا اونٹ بیٹھ گیا اور وہ سب سے پیچھے رہ گئیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا تو دیکھا کہ زار و قطار رو رہی ہیں۔ آپؐ نے ردا اور دست مبارک سے خود ان کے آنسو پونچھے۔ آپؐ ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے اور وہ بے اختیار روتی جاتی تھیں۔

(زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۹۶)

ایک اور روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران حضرت صفیہ کا اونٹ بیمار پڑ گیا۔ حضرت زینبؓ بنت جحش کے پاس ایک زائد اونٹ تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دیکھو صفیہ کا اونٹ بیمار ہو گیا ہے کیا ہی اچھا ہو کہ تم اس کو اونٹ دے دو۔ اس پر حضرت زینبؓ نے کہا کہ میں اس یہودیہ کو اونٹ کیوں دوں۔ کیونکہ حضرت صفیہ یہودی الاصل تھیں اس لئے رقابت میں بعض دفعہ دوسری ازواج مطہرات یہ طعنہ دے دیا کرتی تھیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا دکھ ہوا کہ دو تین ماہ تک پھر حضرت زینبؓ کے حجرہ میں نہ گئے اور کہتی ہیں کہ یہاں تک میں غم سے نڈھال ہو کر مایوس ہو چکی تھی اور یہ سمجھتی تھی کہ اب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہ دیکھ سکوں گی۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۴ صفحہ ۳۳۸)

ایک دفعہ حضرت صفیہ رو رہی تھیں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے متعلق بعض دوسری ازواج نے بڑی دل دکھانے والی باتیں کی ہیں۔ کیا باتیں کی ہیں۔ وہ باتیں یہ تھیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ غالباً حضرت حفصہ نے یہ طعنہ دیا تھا کہ تم ایک یہودیہ ہو۔ یہودی کی بیٹی ہو۔ اور ہم ہیں خاندان نبوی سے۔ تمہارا ہمارے ساتھ کیا مقابلہ۔ ہم تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان ہی سے ہیں۔ اور پھر آپؐ کے عقد میں بھی آ گئی ہیں۔ اس لئے تمہارا اور ہمارا کوئی جوڑ نہیں ہے کوئی برابری نہیں ہے۔

معاشرہ کی جنت

اس پر آنحضرت اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جواب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ تم دونوں کس طرح مجھ سے بہتر ہو۔ میرا خاوند محمدؐ ہے میرا باپ ہارون اور میرا چچا موسیٰ (ترمذی کتاب المناقب) دیا اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایک جنت تھی معاشرہ کی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور اس نے گھروں کی کایا پلٹ دی تھی۔ رہن سہن کے اطوار بدل ڈالے۔ یہ ایک انقلاب تھا جو عرب کی دنیا میں برپا ہوا تھا اور جس نے پھر جاری ہو کر ساری دنیا کو جنت بنانا تھا۔ ایک لمبے عرصہ تک اس جنت کی حفاظت کی گئی۔ مسلمان معاشرہ میں ورثۃً ایک کے بعد دوسرے گھر میں یہ جنت منتقل ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ بدقسمتی سے وہ دور آیا کہ وہ جنت پھر ہاتھ سے ضائع ہو گئی۔ آج کی دنیا میں وہ تمام اسلام کے دشمن جو طرح طرح کے الزامات کا نشانہ بناتے ہیں، اسلام کی تعلیم کو بھی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو بھی، اور بڑے فخر سے اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کا کوئی مقام نہیں، اور اسلامی گھروں کی زندگی غموں اور دکھوں کا دوسرا نام ہے۔ عورت غلام بنائی جاتی ہے۔ ہر قسم کی تکلیفوں میں مبتلا کی جاتی ہے۔ اس کے کوئی حقوق نہیں ہیں۔ وہ صرف ایک قیدی ہے جس نے گھر میں بچے پالنے ہیں اور ساری مشقت اور محنت اٹھانی ہے۔ نہ اس کے جذبات ہیں نہ اس کے احساسات ہیں۔ نہ وہ قدر کے لائق کوئی چیز شمار ہوتی ہے۔

ہم تمام دنیا کو نظریاتی لحاظ سے ان باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ ہم قرآن اور سنت سے حوالے نکال کر ان کو دکھاتے ہیں کہ عورت کو کبھی وہ شرف انسانی عطا نہیں ہوا جو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا۔ ذرا دیکھیں اس زمانہ کی عورت کس حال کو پہنچی ہوئی تھی۔ سوچیں اور پھر دیکھیں ان عورتوں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا سلوک فرمایا لیکن یہ ساری باتیں ہیں جب وہ سنتے ہیں۔ اکثر ان کے دل بظاہر قائل بھی ہو جائیں تو پھر بھی وہ یہ سوال اٹھاتے ہیں اور جائز طور پر اٹھاتے ہیں کہ ٹھیک یہ باتیں ہوں گی لیکن یہ تو ویسی ہی باتیں ہیں جیسے لوگ کہا کرتے ہیں۔ پدرم سلطان بود۔ جب فخر کی باتیں ہوں تو وہ لوگ جن کے ہاتھ پلے کچھ نہ ہو۔ وہ بعض دفعہ یہ کہا کرتے ہیں کہ ہاں ہاں تم بھی بڑے ہو گے لیکن ہمارے باپ دادا بھی بہت بڑے تھے۔ وہ کہتے ہیں آج کی دنیا کو تاریخ کیا سکھائے گی۔ آج کی دنیا کو عصر حاضر کا انسان کچھ سکھائے تو سکھائے۔ آج وہ اسلامی معاشرہ کہاں ہے۔ جس کی برتری کے تم گیت گا رہے ہو۔ کہاں وہ جنت دکھاؤ۔ تب ہم مانیں گے۔ ورنہ ہم سمجھیں گے۔ تمہاری ساری جنتیں فرضی ہیں۔ کچھ ماضی میں رہ گئی ہیں اور کچھ مرنے کے بعد ملیں گی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اسلام کی کوئی جنت بھی فرضی نہیں۔ اسلام کی جنت ہمیشہ معاشرہ میں ساتھ چلتی ہے اگر سچا اسلام ہو۔

کھوئی ہوئی جنت کا حصول

آج احمدی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم اس اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں جو اسلام ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلام تھا جو آپ نے جاری فرمایا ہم اس کھوئی ہوئی جنت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں جو جنت حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے گھروں میں نازل ہوئی تھی۔ یہ وہ جنت تھی جس نے آپؐ سے بے وفائی نہ کی۔ یہ وہ جنت نہیں تھی جس سے آدم نکالا گیا تھا بلکہ یہ وہ جنت تھی جس سے خلیفۃ اللہ نے ہمیشہ کے لئے شیطان کو نکال باہر کیا تھا یہ جنت ہمیشگی کی جنت تھی جو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے تھے اور آج بھی یہی جنت ہے جو دنیا کو بچا سکتی ہے اس کے سوا اور کوئی جنت نہیں۔

پس آج احمدی گھروں کو محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں جیسا بننا ہو گا۔ آج امن کی اور کوئی راہ نہیں ہے سوائے اس راہ کے۔ آج نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے مگر ایک راستہ کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو ہم قبول کریں۔

پس اے احمدی مردو اور عورتو! تم دنیا کو امن اور آشتی کی خوشخبری دینے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ آگے بڑھو اور دنیا کو اس کی طرف بلاؤ۔ لیکن یاد رکھنا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ جنتیں ساتھ لے کر چلنا۔ یہی جنتیں ہیں جو آج دنیا کو امن دیں گی۔ اس جنت کے بغیر ہر گھر میں جہنم بھڑکائی جا رہی ہے طرح طرح کے مصائب اور دکھ ہیں جن میں انسان مبتلا ہے اور ایک دوسرے کو مبتلا کرتا چلا جا رہا ہے۔ آج مغربی قوموں کا امن بھی اٹھ چکا ہے اور مشرقی قوموں کا امن بھی اٹھ چکا ہے۔ آج نہ روس عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے اور نہ امریکہ عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے۔ وہ ایک ہی ہے اور وہ صرف ایک ہی ہے یعنی میرا آقا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آج اس معاشرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ ہر احمدی کو اگر اپنی جان نچھاور بھی کرنی پڑے اور اپنا سب کچھ قربان بھی کرنا پڑے تب بھی وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے جاری کردہ معاشرہ کو دوبارہ جاری کرنے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالسلام صاحب طاہر آف زیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدرآباد سندھ (ابن محترم میاں عبدالرحیم صاحب دیانت مرحوم درویش قادیان) کی اہلیہ عزیزہ مبارکہ بیگم ۱۱ مارچ ۸۴ء کی صبح کو بچے کی پیدائش کے دوران اچانک بعمر ۳۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزہ محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کے چچا محترم اللہ بخش صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ والدین اور ہم سب کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔

عزیزم عبدالسلام طاہر اپنے بڑے بھائی عزیز عبدالمجید صاحب نیاز کے ہمراہ جنازہ ربوہ لائے۔ مرحومہ نے ۴ کمسن بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا کرے۔ ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

(امۃ اللطیف خورشید۔ مدیرہ مصباح ربوہ)

دعائے نعم البدل

میری سب سے چھوٹی بیٹی قدسیہ نامرہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰/۲ کو پیارا بیٹا عطا فرمایا تھا۔ عزیز تین دن زندہ رہ کر مورخہ ۲۴/۲ صبح وفات پاگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

بشیر احمد حال کارکن صد سالہ جوبلی فنڈ ربوہ۔

تصحیح

مورخہ ۷/۲/۸۴ کے الفضل میں نصیر احمد صاحب مبشر کی وصیت مسل نمبر ۲۵۴۶۶ شائع ہوئی ہے۔

جس میں غلطی سے "ریلوے سٹیشن نزد تصور دستکاری سکول" کی بجائے "عقب ریلوے اسٹیشن نزد دستکاری سکول" شائع ہوگیا ہے۔

قارئین تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(بقیہ اخبار احمدیہ)

- خاکسار کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے اور ربوہ واپس آچکا ہوں۔ احباب سے مزید دعا کی درخواست ہے۔

میاں محمد ابراہیم۔ سابق مبلغ امریکہ)

- مکرم سیٹھی کرم الٰہی صاحب مقیم راولپنڈی کی بیگم صاحبہ کچھ عرصہ سے اعصابی درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے پھرنے میں بہت دقت محسوس کرتی ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شفیع اشرف ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم عبدالسلام صاحب اعوان بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب سے والد صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مدثر احمد اعوان دارالصدر غربی ربوہ)

خاکسار کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن تاحال مکمل آرام نہیں آیا۔

احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔

(خواجہ محمد رفیق۔ عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ

امراء کرام و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے کہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کیا جائے اور توحید کے پرچم کو ساری دنیا پر لہرایا جائے اور یہ کام بہت محنت چاہتا ہے۔ کیونکہ کسی ایک شہر ایک ضلع یا ایک ملک کا سوال نہیں بلکہ ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کا سوال ہے اور یہ کام اس وقت تک سرانجام نہیں پاسکتا۔ جب تک جماعت احمدیہ کے پاس ہر زمانے میں ہزاروں مبلغین کی جماعت نہ ہوگی اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ چنانچہ اب تک جو تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ وہ اسی ادارہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ کثرت سے ایسے ہونہار طالب علم اس ادارہ میں داخل ہوں جو تبلیغ جیسے اہم فریضہ کو خوش اسلوبی سے ادا کرسکیں۔

حضرت مصلح موعودؓ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالبعلم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعتیں ہم سے آدمی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے۔ ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ میں حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ مبلغ کہاں سے بھیجیں گے..... مبلغ لڑکوں سے ہی تیار ہوسکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو مبلغ بن سکتے ہیں۔"

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ہوگا۔ لیکن انٹرویو سے پہلے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ درخواستیں قبل از وقت (۳۰ جون ۱۹۸۴ء سے پہلے) مرکز میں پہنچ جائیں۔

اس لئے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ ابھی سے اپنے حلقہ سے ذہین۔ ہونہار اور دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور وقتاً فوقتاً اس سلسلہ میں تحریک کرتے رہیں۔

نیز امیدواران کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ امتحان اور نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان کو بھجوادیں۔ تاکہ انٹرویو سے قبل ضروری کوائف مکمل کئے جائیں۔ امید ہے آپ اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تیار ہوں گے اس سے ازراہ مہربانی خاکسار کو بھی مطلع فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے دین کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین (وکالت دیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

صاحب نصاب احباب و خواتین اپنی زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرمائیں!

(ناظر بیت المال۔ آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی اشاعت ۱۵-۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

امامِ وقت کی آرزو!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ الفضل کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵-۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے! (مینجر الفضل)

تقریب نکاح و رخصتانہ

میرے بھانجے عزیزم رانا ظفر احمد صاحب بی۔ اے انجینئر اسلام آباد ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈسکہ کا نکاح میری بھانجی عزیزہ بشریٰ مجید سلمہ اللہ تعالیٰ دختر مکرم رانا عبد المجید صاحب اکاؤنٹنٹ آفیسر سیالکوٹ کے ہمراہ بعوض مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم و محترم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۹۲/۲/۴ ڈسکہ میں پڑھایا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز ۱۰/۲/۸۴ کو دعوت ولیمہ ہوئی۔ جس میں احباب جماعت و معززین شہر و وکلاء حضرات نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ بزرگان سلسلہ۔ احباب جماعت سے اس شادی کے بابرکت اور باعث مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری بشیر احمد صراف۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ولادت

● اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پڑنواسی سے نوازا ہے الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام "ھبۃ الحلیم" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ بچی کی عمر دراز فرمائے اور خادمۂ دین بنائے (آمین)

صوبیدار عبد المنان
(سابق افسر حفاظت خاص حضرت خلیفۃ المسیح)

● خاکسارہ کی ہمشیرہ شائستہ ظہیر کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ نومبر کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام "عتیقہ احمد" تجویز فرمایا ہے نومولودہ چوہدری نصیر احمد باجوہ آف چونڈہ کی پوتی ہے اور چوہدری محمد اعظم صاحب آف ممبڑیال کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ بچی ہر دو خاندانوں کے لئے باعث رحمت ہو۔ آمین

(مبارکہ اعظم
بنت چوہدری محمد اعظم صاحب آف ممبڑیال)

● میرے برادر عزیزم خالد سعود صاحب آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے فرزند ارجمند سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام طاہر سعود تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم چوہدری عبد السلام صاحب نتگلی حال کراچی کا پوتا ہے اور میاں اقبال احمد جاوید حال سرگودھا کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ صالح۔ خادم دین بنائے اور والدین کے لئے اس کا وجود قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

(وسیم احمد دار النصر غربی ربوہ)

علمی تحقیق کے لئے خدمات پیش کرنے والے احباب کی خدمت میں گزارش:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک برائے علمی تحقیق (TRACKING AND MONITORING) کے سلسلہ میں اندرون ملک خدمات پیش کرنے والے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری میں موجود مستشرقین کی کتب کی فہرست وکالت تصنیف کو بھجوائیں تا مقامی طور پر کتب کی دستیابی کے پیش نظر احباب کے مطالعہ کے لئے مناسب کتب کا انتخاب کیا جا سکے۔ جب تک کسی دوست کے لئے وکالت تصنیف کی طرف سے کوئی کتاب منتخب نہ کی جائے اس وقت تک وہ دوست اپنے ذوق کے مطابق کسی مستشرق کی کتاب مطالعہ فرما کر کتاب میں اسلام پر کئے گئے اعتراضات معہ حوالہ جات ہمیں بھجواتے رہیں۔

ایسے احباب جنہیں مطالعہ کے لئے منتخبہ کتب کے بارے میں وکالت تصنیف کی طرف سے اطلاع دی جاتی ہے خط موصول ہونے پر دفتر کو ضرور مطلع فرمایا کریں۔ اگر کسی وجہ سے مطالعہ کرنے میں تاخیر واقع ہو رہی ہو تو تب بھی دفتر کو اطلاع مل جانی چاہیئے۔

خدمات پیش کرنے والے احباب جب مرکز سلسلہ میں تشریف لائیں تو وکالت ہذا میں بھی تشریف لانے کی کوشش کریں تا بالمشافہ ملاقات سے مفوضہ امور کے بارے میں باہم تبادلہ خیالات کا موقع مل سکے۔

(وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

مندرجہ ذیل دوستوں نے مستحق افراد کے نام الفضل کے روزانہ اور خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت دے۔ آمین۔

۱۔	مظفر احمد صاحب جاپان	۷۹۴۰۰ روپے
۲۔	محبوب احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ اکاؤنٹس آفس جھنگ	۵۰۰۰ روپے
۳۔	صدر لجنہ اماء اللہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۴۱۰۶۰ روپے
۴۔	شیخ محمد اسلام الدین صاحب لاہور	۱۲۵۶۰ روپے
۵۔	بیگم ڈاکٹر سجاد احمد صاحب لاہور	۱۲۵۶۰ روپے
۶۔	لجنہ اماء اللہ لاہور	۱۲۵۶۰ روپے
۷۔	غزالہ یاسمین کامرہ کینٹ اٹک	۱۲۵۶۰ روپے
۸۔	مظفر مبارک رام گڑھ لاہور	۱۲۵۶۰ روپے
۹۔	محمد امداد الرحمٰن صاحب مربی ربوہ	۱۰۰۶۰ روپے
۱۰۔	میاں عبد الحمید صاحب مرحوم راولپنڈی	۷۰۶۰ روپے
۱۱۔	مریم صدیقہ صاحبہ لاہور	۵۰۶۰ روپے
۱۲۔	چوہدری حمید الدین دار العلوم غربی ربوہ	۵۰۶۰ روپے
۱۳۔	افتخار احمد گوندل سیالکوٹ	۵۰۶۰ روپے
۱۴۔	لجنہ اماء اللہ لاہور	۳۵۶۰ روپے
۱۵۔	شہباز نصیر طارق ربوہ	۱۰۶۰ روپے
۱۶۔	شیخ نور الحق دار البرکات ربوہ	۱۰۶۰ روپے

مطالبۂ تحریک جدید: "جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے، کر لیں!" قیادت تحریک جدید
انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زائرین مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء کے لئے ۱۳۶۳ ہش

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ زائرین مجلس مشاورت کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ داخلہ جاری کئے جائیں گے۔

امراء اضلاع۔ امراء مقامی اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔

جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

۳۱ مارچ تک ادائیگی

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

مجاہدین تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدہ کی ادائیگی کر کے سابقون کا مقام حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تقریب شادی

عزیزم عبدالحمید عزیز خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کینٹ ابن عبدالستار خادم کی تقریب شادی بہمراہ محترمہ رضوانہ عظمت صاحبہ بنت چوہدری عظمت اللہ خان صاحب آف ربوہ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۳ء عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اسی دن چوہدری صاحب کے گھر احاطہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کیا تھا۔ ۲۱ دسمبر صبح بارات دعا کے ساتھ روانہ ہوئی اور اسی دن شام ۵ بجے تقریب رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز مورخہ ۲۲ دسمبر کو عبدالستار خادم صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں احباب جماعت اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محترم عبدالحمید عزیز خادم صاحب میاں مولا بخش صاحب مرحوم کے نواسے اور صوفی عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کے پوتے ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالستار خادم۔ نائب صدر و سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کینٹ)

تحریک جدید کا ۵۰ واں بابرکت سال

مخلصین جماعت کی طرف سے غیر معمولی قربانیوں کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:۔

"یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی نشاندہی کر رہی ہیں اور جماعت کو میں اس لئے بتاتا ہوں کہ وہ ایک نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بڑھائیں گویا

"فرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء)

حضور انور کے اس ولولہ انگیز ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے پچاس سالہ دور میں دنیا کے طول و عرض میں ہم نے جو خدا تعالیٰ کے نشانات بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھے ہیں اور ہمارے دل اس کی حمد و ثنا سے لبریز ہیں۔ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ سال نو میں ہم اپنے مقدس امام ایدہ اللہ کی خدمت میں اشاعت حق کے لئے غیر معمولی قربانیاں پیش کریں۔ مناسب ہوگا کہ پاکستانی جماعتوں کی طرف سے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال میں کم از کم ۵۰ لاکھ روپیہ پیش حضور انور کیا جائے۔ جملہ پاکستانی جماعتوں سے پُرزور درخواست ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ کے ٹارگٹ کو پیش نظر رکھ کر اپنے وعدہ جات ۶۶ فیصد اضافہ کے ساتھ پیش کرنے کے لئے

اوّل:۔ تا دہندگان کو دہندہ بنائیں اور تعداد چندہ دہندگان کو بڑھائیں۔

دوم:۔ متمول دوستوں کو معیاری قربانی پیش کرنے کی تحریک کریں۔

بجوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر دودمان ملت شود پیدا

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پک اینڈ پے؟
PICK AND PAY.
بہت جلد افتتاح
محمود احمد کھوکھر

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ ۳/ روپے درجن ۲۷/ گرس ۳۰۲/ روپے
بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اپریل
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ
میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸